© rasailojaraid.com

جناب پروفیسر محمد سلیمان اظہر ایم۔ اے

خلیفہ بلافصل

سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ

وہ امتیازات جن پر شیعہ حضرات کی کتابیں بھی شہادت دے رہی ہیں

شیعہ حضرات کا دعویٰ ہے کہ حضرت علی افضل امت ہیں، ہمیں حضرت علیؓ کے فضائل سے قطعاً انکار نہیں ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ انہیں افضل قرار دینا خلاف واقعہ ہے، کیونکہ اس منصب پر حضرت ابوبکر فائز ہیں۔ وہ شیعہ روایات کے مطابق صدیق ہیں جب کہ بنص قرآن صدیق کا مرتبہ انبیاء کے بعد افضل ترین ہے۔ وہ آنحضرتؐ کے بعد خلیفہ بلافصل ہیں اور یہ بات شیعہ روایات سے ثابت ہے۔ وہ اعلم امت ہیں اور یہ بات شیعہ روایات سے ثابت ہے۔ وہ اول المسلمین ہیں اور یہ بات بھی شیعہ روایات سے ثابت ہے۔ ہم ذیل میں اختصار کے ساتھ اپنا دعویٰ آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔

صدیق اکبر سب سے پہلے ہم کتب شیعہ سے حضرت ابوبکر کو صدیق ثابت کرتے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے مشہور شیعہ کتاب کشف الغمہ ہے جس میں حضرت امام باقر سے کیے گئے ایک سوال کا جواب یوں درج ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

"سألت اباجعفر محمد بن علی عن حلیة السیوف فقال لا بأس به قد حلّی ابوبکر رضی اللہ عنه سیفه قلت فتقول الصدیق فوثب وثبة واستقبل القبلة فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل له الصدیق فلاصدق اللہ قولاً فی الدنیا والآخرة" (ص ۲۲۰)

"یعنی امام ابوجعفر محمد بن علی سے سوال ہوا کہ تلوار کو مزین کرنا کیسا ہے۔ انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایسا کیا تھا۔ سائل نے پوچھا آپ انہیں صدیق کہتے ہیں، امام نے انہیں تین بار صدیق کہا اور مزید فرمایا جو ابوبکر کو صدیق نہیں کہتا اللہ دنیا اور آخرت میں اسکی کسی بات کی تصدیق نہ کرے۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ امام محمد باقر بن زین العابدین کا خلیفہ اوّل کے متعلق ارشاد ہے۔ اب آپ "والذی جاء بالصدق وصدّق بہ۔" کی شیعہ تفسیر سن لیجئے۔ "وقیل الذی جاء بالصدق رسول اللہ وصدق بہ ابوبکر۔" (مجمع البیان طبرسی جلد ۸ ص ۴۶۰) کہ "جاء بالصدق" سے مراد رسول اللہ کی ذات گرامی ہے، اور "صدق بہ" کے الفاظ سے حضرت ابوبکر کیطرف اشارہ ہے۔ گویا شیعہ روایات کے مطابق ابوبکر کو صدیق کا لقب خود اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں عطا فرمایا ہے۔ اسی لئے تو شیعہ حضرات سے یہ لفظ ہضم نہیں ہوتا کسی نہ کسی طریق سے معاملہ طشت از بام ہو ہی جاتا ہے۔ مثلاً امام محمد باقر کے نسب نامہ میں مرقوم ہے:

"محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب امہ ام عبد اللہ بنت الحسن بن علی بن ابی طالب واسم ولدہ جعفر وعبد اللہ وامھا ام فروۃ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ" (کشف الغمہ ص ۲۲۰) کہ امام باقر کی والدہ کا نام ام عبد اللہ بنت حسن ہے۔ ان کے بیٹوں کے نام جعفر و عبد اللہ ہیں، اور آپ کی اہلیہ اور ان بیٹوں کی والدہ کا نام ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ ہیں، گویا ابوبکر صدیق بھی ہیں اور امام جعفر صادق کے نانا بھی ہیں۔

حضرات شیعہ ایک امام کے نانا کے متعلق اظہار خیال فرمائیں تو عنایت ہوگی اور نانا بھی وہ جسے عہدِ رسالت میں تمام لوگ صدیق کے لقب سے ملقب کرتے ہوں۔ ثبوت کیلئے اخبار الرجال کشی ص ۲۰ پر یہ روایت دیکھیے:

حدثنا ایوب بن نوح عن صفوان بن حمید عن فضیل الرسان قال سمعت ابا داؤد وھو یقول حدثنی بریدۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ یقول ان الجنۃ تشتاق الی ثلثۃ قال فجاء ابوبکر فقیل لہ یا ابابکر انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذھما فی الغار فلو سألت رسول اللہ من ھؤلاء الثلثۃ۔ قال انی اخاف ان اسألہ فلا اکون منھم فیعیرنی بنو تیم۔ قال ثم جاء عمر فقیل لہ یا ابا حفص ان رسول اللہ قال ان الجنۃ تشتاق الی ثلثۃ۔ وانت الفاروق الذی۔ ینطق الملک علی لسانک فلو سألت رسول اللہ من ھولاء الثلثۃ فقال انی اخاف ان اسألہ فلا اکون منھم فیعیرنی بنو عدی۔"

بریدہ اسلمی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا کہ جنت تین افراد کی مشتاق ہے۔ ابوبکر آئے تو لوگوں نے ان سے عرض کیا۔ اے ابوبکر! آپ صدیق ہیں اور آپ ثانی اثنین کے عہدہ پر بھی فائز ہیں۔ آپ رسول اللہ سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پوچھیں کہ وہ تین افراد کون سے ہیں۔ حضرت صدیق نے فرمایا کہ میں تو پوچھنے سے رہا کیونکہ میں اگر ان تینوں میں نہ ہوا تو بنی تیم یعنی میرا قبیلہ مجھے عار دلائے گا۔ اس کے بعد عمر آئے۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ فاروق ہیں اور فرشتہ آپ کی زبان پر بولتا ہے۔ اس لئے آپ رسول اللہ سے استفسار کریں۔ حضرت فاروق نے بھی اس بناء پر انکار کر دیا کہ اگر میں ان میں نہ ہوا تو مجھے میرا قبیلہ بنو عدی عار دلائے گا۔"

اس شیعہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد رسالت میں صدیق کا لقب حضرت ابوبکر کیلئے عام استعمال ہوتا تھا اور ایک دوسری شیعہ روائت کے مطابق یہ لقب کسی عامی کا عطا کردہ نہ تھا بلکہ خود رسول اللہ نے دیا تھا۔ ملاحظہ فرمائیے:

"لما کان رسول اللہ فی الغار قال لابی بکر کانّی انظر الی سفینۃ جعفر فی اصحابہ یقوم البحر وانظر الی الانصار محبتین فی افنیتہم فقال ابوبکر وتّراہم یارسول اللہ قال نعم فارنیہم فمسح علی عینیہ فقال لہ رسول اللہ انت الصدیق۔" (تفسیر قمی ص ۲۶۶)

اس شیعہ روائت کا مطلب یہ ہے کہ سفر ہجرت میں جب رسول اللہ اور حضرت ابوبکر غار ثور میں مقیم تھے۔ رسول اللہ حضرت ابوبکر کو صدیق کے لقب سے ملقب کیا۔

اوّل المسلمین

صدیق کا لقب حضرت ابوبکر ہی کے لئے مناسب ترین ہے، کیونکہ وہی اوّل المسلمین بھی ہیں۔ جیسا کہ شیعہ روایات اسکی شاہد ہیں۔ مثلاً "اعلام الوریٰ باعلام الھدیٰ" میں یہ روایت موجود ہے:

"عن ابراھیم بن محمد بن طلحہ قال قال طلحہ بن عبد اللہ حضرت سوق بصری فاذا راھب فی صومعتہ یقول سلوا اھل ھذا الموسم افیہم احد من اھل الحرم۔ قال طلحہ نعم انا۔ فقال قد ظہر احمد بعد۔ قال قلت ومن احمد۔ قال ابن عبداللہ بن عبد المطلب۔ ھذا شھرہ الذی یخرج فیہ وھو آخر الانبیاء خروجہ من الحرم ومھاجرہ الی نخل وحرۃ ولیساخ ارض ذات الحجارۃ السود وسمیت بھا الارض الطیبہ فایاک ان تسبق الیہ۔ قال طلحہ فوقع فی قلبی ما قال۔ فخرجت سریعاً حتی قدمت المکہ فقلت ھل کان من حدث۔ قال نعم۔ محمد بن عبد اللہ الامین تنبّأ۔ وقد تبعہ ابن ابی قحافہ۔ قال فخرجت حتی دخلت علی ابی بکر فقلت اتبعت ھذا الرجل۔ قال نعم۔ فانطلق الیہ وادخل علیہ فاتبعہ فانہ یدعوا الی الحق۔ فاخبرہ طلحہ بما قال الراھب۔ فخرج ابوبکر بطلحہ فدخل بہ علی رسول اللہ فاسلم طلحہ واخبر رسول اللہ بما قال الراھب فی خبر رسول اللہ بذالک۔" (اعلام الوریٰ ص ۵۰-۵۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یعنی حضرت طلحہ کہتے ہیں کہ میں بصریٰ گیا، وہاں ایک راہب نے پوچھا کہ قافلہ میں کوئی مکی بھی ہے۔ میں نے کہا میں ہوں۔ اس نے کہا آپ کی غیر حاضری میں احمد ظاہر ہو چکے ہیں۔ میں نے پوچھا کون احمد؟ بولا احمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب، کیونکہ نبی آخر الزمان کے ظہور کا یہی مہینہ ہے ـ ـ ـ ـ طلحہ کہتے ہیں کہ میں جلد واپس آیا۔ مکہ میں لوگوں سے کسی نئی تازی بات کے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ محمد بن عبد اللہ الامین نے نبوّت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ اور ابوبکر نے اس دعویٰ کو تسلیم کر لیا ہے۔ طلحہ کہتے ہیں کہ میں ابوبکر کے پاس پہنچا اور پوچھا کیا آپ نے محمد کی اطاعت کر لی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ اور مجھے بھی حق کی دعوت دی۔ پھر وہ مجھے لیکر دربارِ رسالت میں پہنچے اور میں بھی مسلمان ہو گیا۔

اس شیعہ روائت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر پہلے ماہ بعثت میں مسلمان ہو گئے تھے اور ان کا اسلام پوشیدہ نہ تھا بلکہ شہرت پکڑ چکا تھا، عوام کو معلوم ہو چکا تھا۔ اگر حضرت علی بھی مسلمان ہو چکے ہوتے یا ان کا اسلام ظاہر ہو چکا ہوتا تو اہل مکہ طلحہ کو ان کا نام بھی بتاتے۔ لیکن دعوت ذو العشیرہ کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی اس دعوت کے موقع پر جو تین سن نبوّت میں ہوئی مسلمان ہوئے تھے۔ ان حالات میں آپ جان سکتے ہیں کہ اوّل المسلمین کون ہے۔

یہ اوّل المسلمین جو بعثت کے آغاز سے آنحضرت کی وفات تک سائے کیطرح آنحضرت کے ساتھ رہا۔ سفر و حضر میں کبھی مفارقت نہ ہوئی، آنحضرت کے ارشادات و افعال کا سب سے بڑا حافظ و عالم نہ ہو تو اور کون ہوگا۔ حضرت علی کا تو اس وقت بچپن تھا پھر وہ سفر و حضر کے ساتھی بھی نہ تھے۔ پھر وہ آنحضرت کے بیٹوں کی مانند تھے۔ اس لئے رسول اللہؐ ہر قسم کی باتیں ان کے ساتھ نہ کر سکتے تھے۔ بہت سی باتیں اپنے ہم عمر احباب، اور ندیماء کے ساتھ ہی کی جا سکتی ہیں۔ حضرت ابوبکر نہ صرف اوّل المسلمین تھے بلکہ آنحضرت کے بچپن کے ساتھی اور رفیق تھے۔ بعثت سے قبل بھی دونوں کے دوستانہ تعلقات مسلّم تھے۔ اکٹھے اٹھتے بیٹھتے اور یکساں سوچ کے مالک تھے۔ اسی لئے حضرت ابوبکر نے آنحضرت سے نبوت کی کوئی دلیل طلب کی نہ معجزہ طلب کیا۔ ان کے لئے ان کے بچپن کے رفیق کی زبان ہی سب سے بڑی سند اور دلیل تھی۔ اس شخصیّت کو ہم نے یونہی اعلم امت نہیں کہہ دیا بلکہ رسول اللہ نے خود ہی اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے۔ کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ نماز کا امام اعلم الناس ہونا چاہیئے، اور آپ نے اپنی آخری بیماری میں حضرت ابوبکر کو امام الصلوٰۃ بنا کر یہ ظاہر کر دیا کہ رسول اللہ کی نظر میں اعلم امت حضرت ابوبکر ہی ہیں۔ یہ مسئلہ ذرا تفصیل سے سن لیجئے۔

اعلم امت فروع کافی میں ہے: ان رسول اللہ قال یتقدم القوم اقرأھم للقرآن وان کانوا فی القرأۃ سواء فاقدمھم فی الھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاکبرھم سنًا فان کانوا فی السن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سواء فلیؤمھم اعلمھم بالسنۃ وافقھھم فی الدین۔" (فروع کافی جلد ۳ ص ۳۷۶) کافی کی اس روایت کے مطابق جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ نماز کا امام وہ شخص ہونا چاہیئے جو قرآن کا سب سے زیادہ عالم ہو۔ اگر اس وصف میں کچھ لوگ برابر ہوں تو ہجرت میں مقدم شخص کو آگے کیا جائے۔ اس کے بعد عمر کا لحاظ کیا جائے۔ پھر علم حدیث اور فقہ کا لحاظ کیا جائے۔ اور زیادہ عالم کو امامت کا موقع دیا جائے۔

دوسری روایت یوں ہے: "ان اولی الناس بالتقدم فی جماعۃ اقرأھم للقرآن فان کانوا فی القرآۃ سواء فافقھھم فان کانوا فی الفقہ سواء فاقدمھم ھجرۃ وان کانوا فی الھجرۃ سواء فاسنّھم فان کانوا فی السن سواء فاصبحھم وجھاً۔" (من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۰۳) یعنی سب سے پہلا امامت کا مستحق وہ ہے جو قرآن کا سب سے بڑا عالم ہو۔ پھر سب سے بڑا فقیہ۔ پھر ہجرت میں مقدم کا حق ہے۔ پھر بڑی عمر والے کا حق ہے۔ پھر زیادہ خوبصورت کا۔ اتفاق کی بات ہے کہ حضرت ابوبکر ان تمام شرائط میں حضرت علی سے مقدم ہیں، وہ بڑے عالم بھی ہیں۔ ہجرت میں بھی حضرت علی سے مقدم ہیں۔ عمر بھی زیادہ ہیں، فقیہ بھی زیادہ ہیں اور حضرت علی سے زیادہ خوبصورت بھی ہیں۔ (ملاحظہ فرمایئے وہ شیعہ روایت جو حضرت فاطمہ سے منسوب ہے۔ اور جس میں حضرت علی کا حلیہ بیان ہوا ہے۔)

ایک اور روایت یوں ہے: "قال رسول اللہ امام القوم وافدھم فقدموا افضلکم۔" (من لا یحضرۃ الفقیہ ص ۱۰۳) رسول اللہ نے فرمایا کہ نماز میں اپنے میں سے افضل کو امام بناؤ۔

ایک اور روایت یوں ہے: "قال رسول اللہ من صلی بقوم وفیھم من ھو اعلم منہ لم یزل امرھم الی سفال الی یوم القیامۃ۔" (من لا یحضرہ الفقیہ۔ ص ۱۰۳) یعنی اگر اعلم کی موجودگی میں کسی دوسرے کے امامت کرادی تو اس جماعت کے امور قیامت تک احمقوں کے تسلط میں چلے جائیں گے۔

اسی کتاب کی ایک اور روایت یوں ہے: "وقال علیہ السلام ان سرکم ان تزکوا صلوتکم فقدموا اخیارکم (حوالہ مذکور)۔ جناب رسالتمآب نے فرمایا اگر اپنی نماز کی ادائیگی عمدہ طریق سے چاہتے ہو تو اپنے بہترین شخص کو امام بناؤ۔

ان روایات کو حضرت علیؑ کے اس فرمان کی روشنی میں دیکھا جائے۔ "ان اولی الناس بالانبیاء اعلمھم بما جاؤا بہ ثم تلی ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین معہ۔ ثم قال انّ ولیّ محمد من اطاع اللہ وان بعدت لحمتہ وان عدو محمد من عصی اللہ وان قربت قرابتہ۔" (نہج البلاغۃ مصری جلد ۳ ص ۱۷۱)

مذکورہ روایات میں امامت کے لیئے اعلم قرآن اعلم سنت، افقہ، سب سے زیادہ خوبصورت،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مقدم فی الہجرۃ ۔ افضل ۔ اخیر کی شرائط عائد کی گئی ہیں اور پھر رسول
ت مالایطاق نہیں، ہر شخص اپنی ہمت اور وسعت
ان کے نزدیک ان تمام صفات میں حضرت ابوبکر سب سے آگے
بس کی بات ہے ۔ اپاہج و بیمار، غنی و نادار،
حضرت علی کے فرمان مذکور کی روشنی میں وہی رسول اللہ کا سب سے قریبی
یھا و بچہ ہر طبقہ و ہر فرد، ہر حال و وقت
نعیم الابرار کے ان ارشادات کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے کہ حضرت ابوبکر رض
مطابق ہی آئے ہیں، یہی وہ رحمت ہے
نہ تھے مطلبی نہ تھے، ہمیں تسلیم ہے کہ کچھ نہ تھے، لیکن اعلم امت تو تھے اور ا
الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے
ہی کے اقرب بھی ہو گئے ۔

خلیفۂ بلافصل اور یہی وہ مرتبہ ہے جس کے باعث صحابہ رض نے رسول اللہ کے ادہ کی تکلیف (کلمہ) ان کے ہاتھ تھما دی تھی ۔ اس بات سے کہ رسول اللہ کے بعد ان کے نائب و جانشین حضرت صحابہ رض ہی واقف نہ تھے بلکہ اس دور کے کفار بھی اس حقیقت سے بخوبی آشنا تھے ۔ مثلاً جنگ احد ... نہیں (حالت کفر میں) نے جنگ کے بعد اعلانیہ یہی پوچھا کہ تم میں رسول اللہ ہیں ۔؟ تم میں ابوبکر ہیں ۔؟ تم میں عمر ہیں یہ بات تمام تاریخی کتب میں موجود ہے ۔ جس سے ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر کی حیثیت اس وقت دوست دشمن پر پوری طرح واضح تھی ۔ یہ بات محض ظن و تخمین پر ہی مبنی نہ تھی بلکہ بطور حدیث قدسی شیعہ کتابوں مثل تفسیر صافی اور تفسیر قمی میں موجود ہے ۔

سنئے : آنحضرت ؐ نے حضرت حفصہ کو فرمایا : "ان ابابکر یلی الخلافۃ بعدی ثم بعدہ ابوک ۔ نقالت من انبأک ھذا قال نبأنی العلیم الخبیر ۔" (صافی ص ۴۵۶) میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے اور ان کے بعد حضرت عمر، ام المومنین حضرت حفصہ نے پوچھا کہ آپ کو یہ خبر کس نے بتائی ۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھے خدائے علیم و خبیر نے خبر دی ہے ——— یہی روائیت تفسیر قمی ص ۶۸۷ پر یوں وارد ہے ۔" ان ابابکر یلی الخلافۃ من بعدی ثم من بعدہ ابوک نقالت من اخبرک بھذا قال اللہ اخبرنی ۔" یعنی میرے بعد خلافت ابوبکر کو ملے گی اور ان کے بعد حضرت عمر کو ۔ حضرت حفصہ نے پوچھا آپ کو یہ خبر کس نے بتائی ہے ۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھے اللہ عزوجل نے یہ خبر دی ہے ۔

حضرات شیعہ عموماً کہتے ہیں کہ یلی الخلافۃ میں تغلب زبردستی اور غصب کا مفہوم نکلتا ہے ۔ کہ حضرات ابوبکر و عمر زبردستی خلافت پر قبضہ کر لیں گے ۔ لیکن اعتراض کرتے وقت ان کے اذہان سے وہ روایات نکل جاتی ہیں جن میں آنحضرت ؐ کی وفات کے بعد غسل و تکفین کے معاملات حضرت علی کے سپرد کئے گئے ہیں ۔ وہاں بھی یلی کا لفظ آتا ہے ۔ شیعہ کے دعوٰی کے مطابق اس کا ترجمہ کچھ یوں ہوگا کہ میرے (آنحضرت ؐ) غسل و تکفین کے معاملات پر حضرت علی زبردستی اجارہ دار بن جائیں گے ۔ کیا یہ ترجمہ شیعہ حضرات کو قبول ہے ۔ ؟

© rasailojaraid.com